جماعت اہل حدیث کے لئے

دعوتِ فکر

محمد فاروق غفرلہ

خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

کسی بھی طرح کی چھپائی، ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے لئے رابطہ کریں

مجیب الرحمٰن قاسمی (مسکان پریس، سبھاش نگر، میرٹھ) 7895786325

جماعت اہل حدیث

کیلئے

دعوت فکر

از

محمد فاروق غفرلہ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

-: ناشر :-
مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلات

نام کتاب: .... جماعت اہل حدیث کیلئے دعوت فکر

تالیف: .... محمد فاروق غفرلہٗ

تعداد: ۵۰۰۰

کمپوزنگ: .... محمد ساجد قاسمی لکھیم پوری جامعہ ہذا

سن اشاعت: .... ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

صفحات: ۳۲

قیمت: ....

-: ناشر :-

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

☆......جماعت اہل حدیث کا تشدّد ---------- ۵
☆......شعبہ تحفظ دار العلوم دیو بند ---------- ٦
☆......انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ ---------- ۷
☆......جامعہ محمودیہ میرٹھ میں پہلا تربیتی اجلاس ---------- ۸
☆......انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ کی کارکردگی ---------- ۹
☆......مدرسہ شاہی مرادآباد میں تربیتی اجلاس ---------- ۱۱
☆......جامعہ محمودیہ میرٹھ میں دوسرا تربیتی اجلاس ---------- ۱۲
☆......پیپلی کھیڑہ میں علمائے حق پر قاتلانہ حملہ ---------- ۱۳
☆......علمائے حق کا صبر و تحمل ---------- ۱٦
☆......رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ ---------- ۱٦
☆......علمائے اہل حدیث کی اشتعال انگیزی ---------- ۱۸
☆......علمائے حق کا قصور ---------- ۱۸
☆......فرقہ اہل حدیث ---------- ۱۹
☆......عالم کی توہین ---------- ۲۰
☆......عالم کی دشمنی ---------- ۲۰
☆......حفاظ اور علماء کا مقام ---------- ۲۱
☆......عالم کو اذیت پہونچانا ---------- ۲۱
☆......اللہ کے ولی سے دشمنی ---------- ۲۱

☆......علماء سے بغض-- ۲۲
☆......نواب صدیق حسن صاحب کا ارشاد -------------------------- ۲۳
☆......علاّمہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد---------------------------- ۲۴
☆......مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ------------------ ۲۴
☆......نواب وحیدالزماں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ---------------- ۲۴
☆......حنفی گمراہ ہیں اور فرقۂ ناجیہ سے خارج ہیں ان سے نکاح جائز نہیں------ ۲۵
☆......ترک تقلید ارتداد کا سرچشمہ ------------------------------------ ۲۶
☆......ائمہ دین کی شان میں گستاخی کرنے والے کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا------- ۲۷
☆......امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی کرنے والا مرتد ہوگیا------------- ۲۸
☆...... جماعت اہل حدیث کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا لگ گئی ہے.. ۲۸
☆......خیر خواہانہ گذارش--- ۲۹

تمت وبالفضل عمت

-: ناشر :-

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) ۲۴۵۲۰۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد

جماعت اہل حدیث کا تشدّ د

غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں، بات اگر اتنی ہی ہوتی کہ آدمی براہ راست قرآن وحدیث پر عمل کرے بشرطیکہ اس میں اس کی صلاحیت بھی ہو گو وہ اس زمانہ میں مفقود ہے اور حضرات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ اوران کے متبعین کا پورا احترام کرے تو زیادہ مضائقہ نہیں تھا۔

لیکن اس فرقہ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنے فرقہ کے ماسوا تمام مسلمانوں کو کافر ومشرک سمجھنا اور کہنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ بلکہ اس سے بڑھ کر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کرنا اپنا نصب العین بنایا۔

اسی طرح تمام اولیاء کرام حضرات مشائخ عظام (جن کی مساعی سے دنیا میں دین پھیلا اور پھیل رہا ہے) کو اور ان کے متبعین کو غرضیکہ اپنے فرقہ کے ماسوا تمام مسلمانان عالم کو کافر ومشرک دوزخی، جہنمی، کہنا شروع کیا۔

ہندوستان میں انگریز کے تسلط کے بعد اس فرقہ میں تشدد پیدا ہوا اس لئے کہ انگریز حکومت کی پوری سرپرستی اس فرقہ کو انگریز دوستی اور اس کی وفاداری کے صلہ میں حاصل ہوئی، اس جماعت کی انگریز دوستی اور اسکی وفاداری کے پختہ ثبوت موجود ہیں۔

سعودی عرب کی دولت کی فراوانی کی بنیاد پر دو تین دھائیوں سے اس فرقہ

میں مزید تشدد پیدا ہوا، حضرات علماء دیوبند اس صورت حال سے فکرمند ہوئے مگر یہ سوچ کر کہ امت پہلے ہی بہت اختلاف وانتشار کا شکار ہے مزید اختلاف وانتشار نہ بڑھے، اس سب کو دیکھتے رہے اور برداشت کرتے رہے اور خوبصورتی کے ساتھ دفاع بھی کرتے رہے رسائل کے ذریعہ اس فرقہ کی گمراہی اور گمراہ عقائد کی تردید کرتے رہے مگر چند سال پیشتر اس فرقہ میں مزید تیزی آئی جس سے حضرات علماء دیوبند کو تشویش لاحق ہوئی اور سخت فکرمند ہوئے اور اپنے حضرات علماء وائمہ اور عوام کو اس صورت حال سے متنبہ اور خبردار کرنا ضروری خیال کیا اور اس مقصد کیلئے۔

فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنی نور اللہ مرقدہ صدر جمیعۃ علمائے ہند نے ۷/۸/صفر المظفر ۱۴۲۲ھ مئی ۲۰۰۱ء کو رام لیلا میدان دہلی میں تحفظ سنت کے نام سے ایک عظیم کانفرنس بلائی جس میں لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی جس سے ملک بھر میں عوام مسلمین میں بیداری آئی اور اس فرقہ کی فتنہ انگیزی سے باخبر ہوئے۔

شعبۂ تحفظ دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند میں بھی ''تحفظ سنت'' کے نام سے مستقل ایک شعبہ قائم کیا گیا، اور اساتذہ دارالعلوم نے ان تمام فرقۂ ضالہ باطلہ کی تردید میں محاضرات کے نام سے مقالے اور رسالے لکھے جن میں مسلک اہل حق اہل السنۃ والجماعۃ کے دلائل کو جمع کیا اور ان تمام فرقہ ضالّہ باطلہ کی ضلالت وگمراہی کو واضح دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس طرح شعبہ تحفظ سنت دارالعلوم دیوبند کے زیر نگرانی ملک بھر میں فرقۂ باطلہ کی تردید وسرکوبی کے سلسلہ میں کامیاب کوشش کی گئی، بعض مقامات پر مناظرہ بھی ہوئے جس میں الحمدللہ اہل حق کو ہر طرح کامیابی حاصل ہوئی اور مدمقابل کو ہر جگہ شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ

مگر یہ فرقہ برابر شر انگیزی اور فتنہ انگیزی پر جما رہا بلکہ اور زیادہ بال و پر نکالنے شروع کئے کہ پہلے خاموشی کے ساتھ لوگوں کے گھروں میں جا جا کر ان کی ذہن سازی کرتے تھے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو بالخصوص جماعت تبلیغ میں نئے لگنے والے نوجونواں کو اپنے جال میں پھانستے تھے اب اس سے بڑھ کر شہر کے چوراہوں، دوکانوں پر نوجوان بچوں کو جمع کر کے معراج ربانی اور توصیف زیدی کی کیسیٹیں سنانا شروع کر دیں ان کیسٹوں میں انتہائی درجہ غلاظت بھری ہوئی ہے کہیں فضائل اعمال پر کیچڑ اچھالا گیا ہے اور اس کا مذاق اڑایا گیا ہے اور کہیں علمائے دیو بند علمائے تبلیغ اور دیگر اولیاء کرام اور علماء امت کی شان میں گستاخیاں کی گئیں ہیں اور ان کو نام بنام کافر ومشرک تک کہا گیا ہے اسی طرح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں اور دیگر ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں کی گئیں ہیں، خود ہمارے شہر میرٹھ میں یہ سب کچھ ہونے لگا چوراہوں پر دوکانوں پر کیسٹیں سنائی جانے لگیں اور نوعمر بچے جنھوں نے نورانی قاعدہ تک نہیں پڑھا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام بے ادبی سے لے رہا ہے، کوئی امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کوئی امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے اور ان کو بدعتی کہہ رہا ہے کوئی امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کوئی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوئی افقہ الصحابہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے، بعض شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن نور اللہ مرقدہ، بانئ دار العلوم حضرت مولانا محمد قاسم

نانوتوی نوراللہ مرقدہ کو براہی نہیں کافر ومشرک دوزخی، جہنمی کہہ رہا ہے کسی کے بارے میں سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے خود والدین دادا، پردادا تقلید کرنے کی وجہ سے کافر ومشرک مرے اور سب جہنمی ہیں اور اس مقصد کے لئے ان کو وظیفے بھی دئے جاتے ہیں، کسی کو کاروبار کے لئے پیسے دئے جاتے ہیں، کسی کو قرض دیا جارہا ہے غرضکہ جب پانی بالکل سر سے اونچا ہوگیا ایسی حالت میں علمائے حق کا خاموش بیٹھے رہنا یقیناً ناقابل معافی جرم تھا اس لئے مجبور ہوکر شہر میرٹھ کے حضرات علماء کرام جمع ہوئے اور ان سب حالات پر غور وخوض کیا اور متفقہ طور پر طے کیا کہ اب خاموش بیٹھے رہنے کا کوئی جواز نہیں کہ ہمارے اکابر اور مشائخ امت کو کافر ومشرک کہا جائے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کی جائیں اور ہم خاموش بیٹھے تماشہ دیکھتے رہیں۔

اسلئے اس فرقہ کی تردید کو ضروری خیال کرتے ہوئے اور اپنے عوام حضرات کے دین وایمان کی حفاظت وسلامتی کے لئے **"انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ"** کے نام سے انجمن قائم کی گئی، جس میں شہر میرٹھ اور اطراف کے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے علمائے کرام کو شریک کیا گیا اور اس کے لئے ضروری خیال کیا گیا کہ اولاً اپنے حضرات علماء اور حضرات ائمہ کی واقفیت کیلئے ایک تربیتی اجلاس بلایا جائے، تاکہ خود اپنے علماء اور ائمہ حضرات اس فرقہ کی فتنہ انگیزی اور سنگینی سے واقف ہوسکیں اور اس فتنہ کو معمولی اور ہلکا نہ سمجھیں جیسا کہ اب تک معمولی اور ہلکا جان کر اس فرقہ کی فتنہ انگیزیوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، جس کے نتیجہ میں نوبت یہاں تک پہونچی ہے۔

جامعہ محمودیہ میرٹھ میں پہلا تربیتی اجلاس

چنانچہ انجمن کی طرف سے جامعہ محمودیہ میرٹھ میں دو روزہ تربیتی اجلاس

بتاریخ ۶/۷/ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۶/۵/اکتوبر ۲۰۱۱ء بلایا گیا، جس میں شہر میرٹھ اور اطراف کے علمائے کرام اور حضرات ائمہ مساجد نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت فرمائی اور تربیتی بیانات کیلئے حضرات اکابر علماء دیوبند کو مدعو کیا گیا تھا اور حسب نظام حضرات اکابر علمائے دیوبند نے اس اجلاس کو نہایت اہمیت دی اور اسکو بروقت اقدام قرار دیا اور موضوع سے متعلق تمام مضامین پر تفصیلی بحث فرمائی اور اہل سنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند کے مسلک کو واضح دلائل کے ساتھ بیان فرمایا اور اس فرقہ غیر مقلدین کے غلط عقائد اور اس فرقہ کی فتنہ انگیزی کو بھی دلائل کے ساتھ تفصیل سے بیان فرمایا۔

انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ کی کارکردگی

اس دو روزہ تربیتی اجلاس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے، حضرات علماء اور ائمہ کرام میں ایک بیداری پیدا ہوئی اور پھر شہر میں مختلف مقامات پر اجلاس کئے گئے، جس میں شہر کے علماء اور بہت سے ائمہ حضرات شرکت فرماتے رہے اور عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تقلید، اجماع، قیاس، نیز رفع یدین، قرأت فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر یا آمین بالسر، مسئلہ ایک مجلس کی تین طلاق، تراویح کی بیس رکعات، المصافحۃ بالیدین وغیرہ مسائل عوام کے سامنے دلائل کے ساتھ تفصیل سے بیان کئے جاتے کتابیں ساتھ ہوتیں، کتابیں کھول کر دکھائی جاتیں سوال وجواب کا موقع دیا جاتا اور ہر جگہ کہا جاتا کہ جس کو ان مسائل پر اشکال ہو وہ سامنے آکر بیان کرے، اس کو اطمینان بخش جواب دیا جائے گا، اجلاس میں غیر مقلدین حضرات بھی آتے اپنے اشکالات بھی پیش کرتے ان کو تسلی بخش جواب دیا جاتا بعض مطمئن بھی ہو جاتے اور بعض اپنے مسلک پر غور کرنے کا وعدہ کرتے۔

بہت سے حضرات توبہ کر کے اپنے صحیح اور قدیم حق مذہب پر واپس آ گئے، غیر مقلدین علماء کو دعوت دی جاتی کہ وہ شریک اجلاس ہو کر جو اشکال کرنا ہے کریں مگر بحمداللہ کسی کو سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی، بعض مرتبہ انہوں نے وقت طے کیا اور جگہ بھی از خود طے کی کہ فلاں وقت فلاں جگہ بات کریں گے، ہمارے علماء حضرات وہاں پہونچے اور برابر انتظار کرتے رہے مگر وہ نہیں آئے، ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ جب وہ بار بار وقت طے کر کے نہیں آئے اور الٹا غلط پروپیگنڈہ کرتے رہے کہ علمائے دیوبند ہمارے سامنے نہیں آسکتے اس لئے ہمارے حضرات نے ان کو اطلاع کی کہ فلاں وقت ہم خود تمہارے مرکز خندق پر پہونچ رہے ہیں کتابیں ہمارے ساتھ ہونگیں وہیں گفتگو کریں گے، چنانچہ ہمارے حضرات کتابیں لے کر ان کے مرکز خندق پر پہونچے مگر وہ وہاں پہونچنے سے پہلے ہی وہاں سے فرار ہو گئے اور پھر اس کا بھی غلط پروپیگنڈہ کیا کہ ہمارے مرکز پر ہم کو مارنے پیٹنے کیلئے آئے تھے۔

عوام کو معلوم ہو گیا کہ حق حق ہے اور باطل باطل اور ''**جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً**'' جب حق آتا ہے تو باطل حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا، باطل میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ حق کا مقابلہ کر سکے۔ ؎

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

شہر اور اطراف میں یہی سلسلہ چلتا رہا، کسی بستی میں غیر مقلدین علماء کے ورغلانے اور عوام کو گمراہ کرنے کا علم ہوا، ہمارے حضرات اپنی کتابوں کے پورے ذخیرہ کے ساتھ وہاں پہونچ گئے، غیر مقلدین علماء خاموشی کے ساتھ چھپ کر فرار ہو گئے، اور منشا صرف یہ ہوتا تھا کہ عوام کو حق ناحق معلوم ہو جائے، کسی قسم کا خلفشار کرنا مقصود ہرگز نہیں ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ مظفرنگر میں علماء غیر مقلدین مولانا ہارون صاحب، مولانا جرجیس صاحب پہونچے اور وہاں جاکر چیلنج کیا کہ اپنے علماء دیوبند کو بلالیں اتنے گھنٹے تک ہم یہاں ہیں اور آکر گفتگو کرلیں ہمارے شہر میرٹھ کے علماء اپنے مشاغل کے باوجود بروقت وہاں پہونچے اور اطلاع کردی کہ ہم پہونچ رہے ہیں مگر جب ان کو یقین ہوگیا کہ میرٹھ سے وہاں کے علماء پہونچنے ہی والے ہیں فوراً وہاں سے عذر ومعذرت کرکے کہ ہماری ٹرین نکل جائیگی فرار ہوگئے، علماء میرٹھ اسٹیشن پہونچے معلوم ہوا کہ اس وقت کسی ٹرین کا وقت نہیں ہے، اس کے بعد حضرات علماء میرٹھ نے علماء مظفرنگر کو جمع کیا اور صورت حال سے آگاہ کیا کہ میرٹھ سے ان لوگوں کے قدم اُکھڑ رہے ہیں اس لئے اب مظفرنگر میں قدم جمانا چاہتے ہیں، جس کی وجہ سے مظفرنگر کے علماء کرام اور ائمہ حضرات میں بیداری پیدا ہوئی اور انہوں نے متفقہ طور پر طے کیا کہ یہ فرقہ یہاں مظفرنگر میں قدم جمانا چاہتا ہے انشاء اللہ اس فتنہ کو شہر مظفرنگر میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا، یہی سلسلہ الحمدللہ دوسرے اضلاع اور دوسرے صوبوں میں بھی شروع ہوا۔

مدرسہ شاہی مرادآباد میں تربیتی اجلاس

اس مقصد کیلئے مدرسہ شاہی مرادآباد میں انجمن تحفظ شریعت کا قیام عمل میں آیا اور اسی کی زیرنگرانی مدرسہ شاہی مرادآباد میں دوروزہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں پانچ چھ اضلاع کے ارباب مدارس حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی اور تربیتی بیانات کے لئے حضرات اکابر علمائے دیوبند اور دیگر اضلاع اور صوبہ جات میں اس موضوع پر کام کرنے والے حضرات کو مدعو کیا گیا، اور ساتھ ساتھ مختلف فیہ موضوعات سے متعلق پچیس چھبیس رسائل مختصر مختصر تیار کئے گئے جن میں احناف کے دلائل کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اجلاس میں تربیتی بیانات کے ساتھ ساتھ شرکاء اجلاس میں وہ رسائل تقسیم کئے گئے، جس کی وجہ سے وہاں کے اضلاع

میں ارباب مدارس علمائے کرام اور ائمہ حضرات میں بیداری آئی، اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں کام کرنا شروع کیا، اور پھر اسی طرح کلکتہ، کرناٹک، حیدرآباد وغیرہ علاقوں میں بھی تربیتی اجلاسوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

جامعہ محمودیہ میرٹھ میں دوسرا تربیتی اجلاس

انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ کا دوسرا تربیتی اجلاس ۱۵/۱۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ ۳/۴/ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ، جمعرات بمقام جامعہ محمودیہ علی پور میرٹھ، انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ کی طرف سے دوسرا تربیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں اس دفعہ شہر میرٹھ اور اطراف کے علاوہ مظفرنگر، ہاپوڑ، غازی آباد، باغپت وغیرہ کے مدارس میں موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات علماء کو بھی مدعو کیا اور تربیتی بیانات کے لئے حضرات اکابر علمائے دیوبند و مدرسہ شاہی مرادآباد کو مدعو کیا گیا۔

نیز مدرسہ شاہی مرادآباد سے بموقع تربیتی اجلاس شائع ہونے والے تمام رسائل یہاں بھی شائع کئے گئے، وہ تمام رسائل اور مزید کچھ زائد رسائل کے ساتھ فائلیں تیار کر کے شرکاء اجلاس میں مخصوص حضرات کو پیش کی گئیں، ''فاروق اعظم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ'' نامی کتاب بھی اس موقع پر مرتب کر کے شائع کی گئی تھی وہ بھی مخصوص حضرات کو پیش کی گئی۔

اس اجلاس سے حضرات علمائے کرام اور ائمہ حضرات میں نئی روح اور نئی تازگی پیدا ہوئی اور نئے حوصلہ کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں میں سرگرمی کے ساتھ کام شروع کیا جس سے فرقہ غیر مقلدین کے حوصلے پست ہوئے اور بوکھلا کر یہ فرقہ جارحیت پر اتر آیا اور ملک میں مختلف علاقوں میں جارحانہ رویہ شروع کر دیا۔

پیپلی کھیڑہ میں علمائے حق پر قاتلانہ حملہ

چنانچہ اس شرانگیز فرقہ نے جب دیکھا کہ اب ہمارے لئے میرٹھ، مظفرنگر اور اسکے اطراف میں جگہ تنگ ہوتی جارہی ہے پھر اس فرقہ غیر مقلدین کے علماء نے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور جنت کا ٹھکیدار سمجھتے ہیں حضرات علمائے دیوبند علمائے میرٹھ کے خلاف وہ سازش رچی اور منصوبہ تیار کیا جس کا ایک مسلمان تو کیا ایک صحیح انصاف پسند انسان بھی تصور نہیں کرسکتا اور کوئی عام سے عام انسان اپنے سخت ترین دشمن کے ساتھ بھی شاید نہ کرسکے، شہر میرٹھ کے اطراف میں ایک بستی **''پیپلی کھیڑہ''** ہے جہاں غیر مقلدین کی تہائی تعداد ہے ۲۲/ اکتوبر کو غیر مقلدین علماء نے وہاں اپنا جلسہ طے کیا، اس کیلئے اشتہار نکالے، عوام کو ورغلایا، گمراہ اور چیلنج کیا، اس میں شرکت کیلئے اس بستی کے بہت سے مقلدین حضرات نے اپنے حضرات علماء میرٹھ کو بھی دعوت دی کہ اگر غیر مقلدین حضرات اہل حق کے خلاف باتیں بیان کریں تو ان کو جواب دیا جاسکے اور بہت سے غیر مقلدین نے مقلدین حضرات پر زور دیا کہ اپنے علماء کو ضرور بلاؤ۔

جس کی وجہ سے میرٹھ شہر کے علماء حضرات پر دباؤ بنایا گیا بار بار فون کئے گئے جس کی وجہ سے حضرات علماء شہر میرٹھ نے وہاں جانا منظور کیا البتہ یہ احتیاط کی گئی کہ ان کے جلسہ میں شرکت کرنے کے بجائے وہاں بستی میں کسی مکان یا مدرسہ میں قیام کریں اور پھر اگر ضرورت پیش آئے کہ جلسہ میں اپنے مسلک کے خلاف باتیں بیان کی جائیں اور اپنے اکابر پر کیچڑ اچھالا جائے وغیرہ تو پھر جلسہ میں شرکت کریں گے ورنہ نہیں۔

چنانچہ اس تجویز کے مطابق حضرات علماء شہر میرٹھ وہاں بستی میں پہونچ کر اپنے مدرسہ میں جمع ہوگئے جلسہ شروع ہوگیا اور غیر مقلدین حضرات کی طرف سے

مقلدین حضرات پر زور دیا جانے لگا کہ اپنے علماء کو جلسہ میں بلاؤ وہاں بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ جس کی وجہ سے علماء میرٹھ کے پاس فون پر فون آتے رہے اوران پر جلسہ میں شرکت کے لئے اصرار کیا جاتا رہا، اہل بستی عمومی طور پر کسی سازش وغیرہ سے ناواقف تھے کہ اس سازش کو غیر مقلدین کے سربراہ حضرات نے اپنے عوام سے بھی پوشیدہ رکھا تھا کہ ایک طرف تو تھانہ میں باقاعدہ درخواست دی گئی تھی کہ جلسہ میں حفاظت کے لئے پولیس کو تیار رکھا جائے کہ جلسہ میں کوئی خلفشار ہوتو فوراً پولیس بھیج دی جائے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر، پی، اے، سی، سے بھی مدد طلب کی گئی تھی اوراس کے ساتھ غنڈے اور اوباش قسم کے جوانوں کو ڈنڈے، سریے اور کٹے وغیرہ دے کر اسٹیج کے دائیں بائیں نیچے اور پردہ کے پیچھے نیز جدھر مستورات کا انتظام تھا مستورات کے پیچھے چھپا کر رکھا گیا تھا، غرضکہ ایک منظّم سازش اور منصوبہ کے تحت یہ سب کاروائی کی گئی اوراس کیلئے میرٹھ، مظفرنگر، باغپت غازی آباد، اور دیگر دور دراز علاقہ کے اپنے ہمنوا نوجوانوں کو رازدارنہ طریقہ پر تیار کیا گیا تھا اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا۔

کہ بعض پیشہ ور غیر مسلم نوجوانوں سے بھی اس میں مدد طلب کی گئی تھی اوران کو حضرات علماء میرٹھ کے نام اوران کے حلیے وغیرہ سے بھی پوری واقفیت دی گئی تھی۔

چنانچہ اس سازش کے تحت اراکین انجمن تحفظ سنت ضلع میرٹھ کو جلسہ میں شرکت کے لئے مجبور کیا گیا، اور جب یہ حضرات اسٹیج پر پہنچے تو بعض نے احتراماً بیٹھنے کے لئے کہا، کچھ ساتھی بیٹھ گئے اور بعض ابھی بیٹھنے بھی نہیں پائے تھے کہ مولانا ہارون صاحب کا نام تقریر کے لئے لیا گیا ہمارے ایک ساتھی نے مناسب سمجھا کہ تقریر کے شروع میں ہی مولانا ہارون صاحب سے ذکر کر دیا جائے، تاکہ ذہن میں رہے کہ دوران تقریر کچھ کہنا غیر مناسب ہوگا، (مولانا ذرا تقلید کے بارے میں بھی روشنی ڈالئے گا، کہ تقلید کا کیا حکم ہے؟ اتنا سننا تھا کہ مولانا ہارون صاحب نے بجائے اہل علم

اور خدام حدیث کو عزت کے ساتھ بٹھانے اور اخلاق نبوی کے ساتھ پیش آنے کے، غصہ میں بھر کر کہنا شروع کیا، یہ غنڈے آگئے ہیں جو ہمارے جلسہ کو خراب کرنا چاہتے ہیں ہم پرشاشن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان غنڈوں سے ہماری حفاظت کرے اور ادھر اپنے فسادی نوجوانوں کو اشارہ کر دیا، چنانچہ اشارہ پاتے ہی ان کے نوجواں لڑکے لاٹھی ڈنڈے، کٹے، سریے لئے ہوئے، ان حضرات علمائے کرام پر ٹوٹ پڑے، ایک ایک پر کئی کئی مسلط ہوگئے اور بے دردی کے ساتھ زمین پر لیٹا کر گھوسوں، مکوں، ڈنڈوں اور سریوں سے مارنا شروع کر دیا، ادھر مولانا ہارون صاحب ورغلاتے رہے نام لے لے کر کہ یہ فلاں ہیں، یہ فلاں ہیں، میں ایک ایک کو جانتا ہوں اور ان میں سے کوئی بچنا نہیں چاہئے، مولانا ہارون صاحب کی ہدایت اور اشارہ کے مطابق ان کے فسادی نوجوان مدعیان حدیث اسٹیج کے پردے کے پیچھے لے جا کر ڈنڈوں، سریوں، کٹوں، کے ذریعہ حضرات علمائے کرام کی ضیافت کر رہے تھے۔

بعض کو کھینچ کر جنگل کی طرف لے جانا چاہا اور ان لیجانے والوں کے پاس کٹے تھے جن کا ارادہ بالکل قتل کر ڈالنے کا تھا، اس لئے کہ وہ فسادی نوجوان ہتھیاروں سے لیس تھے اور حضرات علماء کرام سادہ لوح خالی الذہن بالکل خالی ہاتھ تھے۔

مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت شامل حال رہی جس کی وجہ سے قتل میں تو کامیاب نہ ہو سکے، البتہ مارنے پیٹنے اور سخت سے سخت اذیت پہونچانے میں انہوں نے کچھ کمی نہیں کی اور یہ علماء حضرات بھاگ کر بچ بچا کر کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہوگئے۔

یہ سب کچھ ہونے کے بعد مولانا ہارون صاحب نے اعلان بھی فرمایا اور ہمدردی کا اظہار بھی کیا کہ ان کو مارو نہیں بس پکڑ کر یہاں لے آؤ۔ ے

کی بعد مرنے کے میرے اس نے قتل سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

چنانچہ انہوں نے بعض کو تسلی سے پٹوانے کے بعد اسٹیج پر ہی بیٹھالیا کہ بعد میں انہیں پولس کے حوالے کرنا ہے، تاکہ وہ کسی سے مل نہ سکے اور اپنی چوٹ کسی کو دکھا نہ سکے، اگر گاؤں والوں خاص طور پر پردھان کلو وغیرہ کا پولس کو سخت سست کہنا نہ ہوتا تو ان سب کو آسانی سے ان کے چنگل سے رہائی نہ ملتی ان کے موبائل، گھڑی اور پیسے بھی چھین لیے۔

علمائے حق کا صبر و تحمل

جب یہ علماء حضرات پٹے پٹائے پھٹے ہوئے اور خون آلود کپڑوں کے ساتھ اپنے حضرات کے محلّہ میں مدرسہ کے اندر جمع ہوئے اور بستی میں اپنے حضرات کو ان سب حالات کا علم ہوا تو غصہ اور اشتعال کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا اور وہ سخت جوش میں انتقام کے لئے بیقرار تھے مگر حضرات علمائے کرام نے ان کو بہت منت سماجت کر کے روکا کہ اس سے سخت فساد ہو جائے گا اور پھر معلوم نہیں نوبت کہاں تک پہونچے اور ادھر اولاً پولس کی گاڑی اور تھوڑی ہی دیر بعد پی، اے، سی، کی گاڑیاں پہونچ چکی تھیں۔

ہمارے حضرات نے بہت اچھا کیا کہ سخت تکالیف کے باوجود رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے انتہائی صبر و تحمل سے کام لیا اور اپنے عوام احباب اور اہل بستی کو بھی خوشامد کر کے آگے بڑھنے اور انتقامی کاروائی کرنے سے روکا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ

اسلئے کہ طائف کے میدان میں دنیوی دولت وقوت کے نشہ میں چور ناعاقبت اندیش طائف کے سرداروں نے اپنے ہی محسن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

جوان کے پاس سراپا رحمت بن کران کو رحمت کی کملی میں ڈھاپنے اور ہمیشہ ہمیش کی رحمت کی سوغات ان کو بخشنے کے خالص جذبہ کے ساتھ ان کے پاس آیا، وہ سلوک کیا کہ اس مجسم رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے اور اسکے نازک بدن کو زخمی اور لہولہان کر دیا، جسکی وجہ سے قدرت خداوندی جوش میں آ گئی، جبریل امین علیہ السلام قاصد بن کر حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سلام اور پیغام سناتے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو پوری بستی کو دونوں پہاڑوں کے درمیان کچل کر پیسکر نیست ونابود کر دیا جائے، ملک الجبال فرشتہ بھی یہی پیغام وسلام سنا کر جواب کا منتظر ہے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّاناً وَعَذَاباً
اِنَّمَا بُعِثْتُ دَاعِیاً وَرَحْمَةً

مجھے لعنت کرنے والا اور عذاب کا ذریعہ بنا کر نہیں بھیجا گیا مجھ کو تو صرف داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اہل حق کا ہمیشہ یہی شعار ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخالفین کے ساتھ بھی رحم وکرم کا ہی معاملہ کرتے ہیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارے میرٹھ کے حضرات علماء کرام نے ایسے نازک موقع پر جہاں اچھوں اچھوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں ثبات قدمی، بیدار مغزی کا ثبوت دیا اور اپنی جان پر کھیل کر اہل بستی اور اہل علاقہ کو بڑے فساد کی آگ میں جھونکنے سے بچالیا۔فجزاھم اللہ خیرا الجزاء۔

این کار از تو آید
ومرداں چنیں کنند

علمائے اہل حدیث کی اشتعال انگیزی

جب کہ دوسری طرف اشتعال انگیزی میں کوئی کمی نہیں کی گئی کہ یہ سب کچھ ہونے اور کرانے کے بعد مولانا جرجیس صاحب اہل حدیث غیر مقلدین علماء کے پیشوا اور عظیم مبلغ اپنے بیان میں فاتحانہ جوش کے ساتھ اشتعال انگیزی کے ساتھ فرمارہے تھے کہ۔

اس سے پہلی حکومت ہمارے مخالف تھی میرے اوپر گیارہ مقدمات تھے یہ حکومت ہماری اپنی حکومت ہے ''ملائم سنگھ میرا چچا اور اکھلیش میرا بھائی ہے، اس حکومت کے آتے ہی میرے سب مقدمات ختم ہو گئے، اس لئے آج حکومت ہماری ہے آج ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ کفار و مشرکین کے ساتھ اپنی دوستی اور تعلق کا اظہار کیا جارہا ہے، اور اہل علم، خدام دین حضرات کے ساتھ یہ سلوک کیا جارہا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک منظّم سازش کے تحت یہ سب کچھ کیا گیا اور حضرات علماء جو اپنے اپنے مقام پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں کوئی مدرسہ میں پڑھا رہا ہے، کوئی امامت کر رہا ہے اور اکثر حضرات احادیث کا درس دے رہے ہیں۔

علمائے حق کا قصور

علمائے حق کا قصور صرف یہ تھا کہ لوگوں کے اصرار پر ان کے جلسہ میں شریک ہو گئے اور ان سے تقلید پر تقریر کی درخواست کر دی، سال بھر سے زائد عرصہ سے مسجد بمسجد جا جا کر احادیث صحیحہ لوگوں کو سمجھاتے اور دکھاتے رہے اور مطالبہ کرتے رہے کہ اہل حدیث غیر مقلدین کے پاس اگر کوئی دلیل و حدیث ہے وہ ہمارے سامنے آئے

اور ہم کو حدیث دکھائے حدیث کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اور کتب احادیث لے کر ان کے مرکز خندق یہی مطالبہ لے کر پہنچ گئے اور جہاں جہاں قرب وجوار اور اطراف میں معلوم ہوا کہ فلاں جگہ اہل حدیث غیر مقلدین عالم سیدھی سادھی عوام کو گمراہ کرنے اور راہِ راست سے بے راہ کرنے آئے ہیں، وہاں حدیث کا مطالبہ کرنے کیلئے پہونچ گئے، ان سب کا جواب مدعیان حدیث کی طرف سے پپلی کھیڑہ میں منظّم سازش کے تحت حدیث پاک پڑھانے والے اور حدیث کی خدمت کرنیوالے اور حدیث کا مطالبہ کرنے والے حضرات علماء کو قاتلانہ حملہ کی شکل میں دیا گیا، اور جو معاملہ کسی سخت سے سخت دشمن کے ساتھ بھی نہیں کیا جاسکتا وہ معاملہ اختیار کیا گیا۔

قرآن وحدیث، اسلامی آداب، اسلامی اخلاق، شرافت وانسانیت تو کجا، حیوانیت بلکہ درندگی سے بھی بدتر معاملہ کیا گیا، اہل حدیث ہونے کے مدعی ہو کر وہ اپنے اس سلوک اور رویے پر جس طرح بھی جشن فتح منائیں انہیں مبارک۔

باقی انصاف پسند عوام کو معلوم ہو گیا کہ:

فرقہ اہل حدیث

(۱)......اس فرقہ کا کام فتنہ انگیزی اور شر انگیزی ہے۔

(۲)......افتراق بین المسلمین کا ذمہ دار یہی فرقہ ہے۔

(۳)......اپنے ماسواء تمام مسلمانان عالم اور علماء کے بارے میں اس فرقہ کے کیا جذبات ہیں۔

(۴)......اس فرقہ کے پاس کوئی مضبوط دلائل نہیں۔

(۵)...... ان لوگوں کے پاس دلائل حقہ کا کوئی جواب نہیں۔

(۶)...... جس کے پاس دلائل ہوں اور جواب کی صلاحیت ہو وہ ہرگز ہرگز اتنی گھٹیا حرکت نہیں کرسکتا۔

(۷)...... ان کا دعویٰ اہل حدیث ہونے کا سراسر فریب ہے۔

(۸)...... ان کو انسانیت سے بھی کوئی واسطہ نہیں۔

(۹)...... حدیث وسنت اور اس پر عمل تو بہت دور کی چیز ہے۔

(۱۰)...... رحمت دوعالم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور مکارم اخلاق کو اختیار کرنا تو بہت اونچا عمل ہے۔

کاش یہ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ ہی ان کے سامنے ہوتیں، اور ان احادیث مبارکہ کا ہی کچھ پاس ولحاظ کیا جاتا۔

احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

عالم کی توہین

(۱)......حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کی قدر نہ کرے۔(ترغیب)

(۲)......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو منافق کے سوا کوئی شخص ہلکا (اور ذلیل) نہیں سمجھ سکتا، ایک وہ شخص جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا ہو، دوسرے اہل علم، تیسرے منصف بادشاہ (ترغیب)

عالم کی دشمنی

(۳)......حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اُغْـدُ عَالِماً اَوْمُتَعَلِّماً اَوْمُسْتَمِعاً اَوْمُـحِبّـاً وَلاتَـكُـنِ الْخَـامِـسَ فَتَهْلِكُ (مقاصد حسنۃ جامع)

کہ تو یا عالم بن یا طالب علم یا علم کی باتوں کا سننے والا یا (علم اور علماء) سے محبت رکھنے والا بن، پانچویں قسم میں داخل نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچویں قسم سے مراد علماء کی دشمنی ہے اور ان سے بغض رکھنا۔

(۴)......حفاظ اور علماء کا مقام

ایک حدیث میں وارد ہے:

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه الطبرانی)

قرآن شریف کے حاملیں یعنی (حفاظ اور علماء) قیامت کے دن جنت والوں کے چودھری اور سردار ہوں گے۔

(۵)......دوسری حدیث شریف میں وارد ہے:

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَمَنْ عَادَاهُمْ عَادَى اللّٰه وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰه. (رواه الديلمی)

حاملین قرآن اللہ کے ولی ہیں جو شخص ان سے دشمنی کرتا ہے وہ اللہ سے دشمنی کرتا ہے اور جو ان سے دوستی کرتا ہے وہ اللہ سے دوستی کرتا ہے۔

عالم کو اذیت پہونچانا

(۶)......ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حبر الامۃ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی فقیہ (عالم) کو اذیت پہونچائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہونچائی اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہونچائے اس نے اللہ جل جلالہ کو اذیت پہونچائی۔

اللہ کے ولی سے دشمنی

(۷)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب الخ" (بخاری شریف، کتاب الرقاق)

جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے میری طرف سے اس کیلئے اعلان جنگ ہے ظاہر ہے کہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کا اعلان ہو اس کا کہاں ٹھکانہ ہوسکتا ہے۔

علماء سے بغض

فتاویٰ عالمگیریہ میں نصاب سے نقل کیا ہے:

مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِیْفَ عَلَیْهِ الْکُفْرُ.

جو شخص کسی عالم سے بلا کسی ظاہری سبب کے بغض رکھے اسکے کفر کا اندیشہ ہے۔

ظاہری سبب سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی شرعی وجہ اور دلیل اس بات کی ہو تو مضائقہ نہیں ہے، لیکن بلا کسی شرعی وجہ کے ایسا کرنا سخت اندیشہ ناک ہے۔

(۸)......**ایک حدیث پاک میں ہے:**

اِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَالَی اللّٰه وَلَایَعِزُّ مَنْ عَادَی اللّٰه. (ترمذی حدیث: ۴۶۴)

اللہ تعالیٰ جسے دوست رکھتا ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے وہ کبھی عزت نہیں پاسکتا۔

مگر جو لوگ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ اور اولیاء کرام، مشائخ عظام ومحدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے سے باز نہ آئیں بلکہ گستاخی کرنے کو ہی اصل دین کی خدمت سمجھیں وہ لوگ موجودہ دور کے علمائے کرام کی شان میں گستاخی کرنے سے کیسے باز آسکتے ہیں

یہ تو ان کے نزدیک سب سے بڑی دین کی خدمت ہے، دین کی اسی عظیم خدمت کو انجام دینے کیلئے سعودی عرب سے پیسہ وصول کیا جاتا ہے۔

اس غالی فرقہ کے بارے میں معتدل غیر مقلدین علماء پیشواؤں کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں، اور اس فرقہ کے لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ خالی الذہن ہو کر اپنے علماء اور اپنے پیشواؤں کی تحریرات ہی پر غور فرمائیں۔

نواب صدیق حسن صاحب کا ارشاد

نواب صدیق حسن صاحبؒ اپنے زمانہ کے غیر مقلدین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

احادیث شریفہ کا انہیں علم نہیں ہے، معاملات کے بارے میں سنت سے جو فقہی مسائل ثابت ہیں انہیں ذرا بھی نہیں جانتے اور کسی مسئلہ کا سنن سے استنباط نہیں کر سکتے۔

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ان لوگوں نے زبانی دعوؤں اور تاویلاتِ شیطانیہ پر اکتفا کر لیا ہے، پھر انہی کو عین دین سمجھ لیا، اور اس بات پر راضی ہو گئے کہ مسلمانوں کے درمیان جو پیچھے رہ جانے والے لوگ ہیں ان کے ساتھ ہو جائیں یہ ان کا مزاج ہے امیر ہو، یا فقیر ہو، صحیح ہو، یا بیمار، میں نے انہیں بار بار آزمایا ہے، میں نے ان میں سے کسی کو نہیں پایا جو صالحین کے طریقہ کی رغبت رکھتا ہو یا مومنین کی سیرت پر چلتا ہو، بلکہ میں نے ان سب کو اس پر پایا کہ حقیر دنیا میں منہمک ہیں، اور اس کے ردّی مزخرفات میں غرق ہیں جاہ و مال جمع کرنا چاہتے ہیں، حرام اور حلال کا فرق کئے بغیر مال جمع کرنے کے لالچی ہیں، ان کے دل مسلمانوں کے بارے میں سخت ہیں، سرکش ہیں، بے ہودہ لوگوں کی طرح ہیں۔

اور آخر میں لکھتے ہیں:

فَمَا هٰذَا دِيْنٌ اِنْ هٰذَا اِلاَّفِتْنَةٌ فِيْ الارْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ......

یعنی غیر مقلدین کا اپنایا ہوا، یہ طریقہ کوئی دین نہیں ہے، یہ تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہے۔ (الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ)

علّامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ان جیسے ہی لوگوں کے بارے میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

یہ لوگ اولاً آدمی کو شیعیت اور اس کے مذہب کی طرف بلاتے ہیں اور اس کے بعد بتدریج اسے اسلام کے دائرے سے خارج کر دیتے ہیں۔ (فتاویٰ: ۱۶۲/۴)

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم یہی لوگ ہیں جو شریعت نبویہ کی حد بندی کو گراتے ہیں، اور ملت حنیفیہ کی بنیاد کو کہنہ کرتے ہیں اور سنت مصطفویہ کے نشانوں کو مٹاتے ہیں، احادیث مرفوعہ کو چھوڑ رکھا ہے اور متصل الاسناد آثار کو پھینک دیا ہے، اور ان کے دفع کرنے کے لئے وہ حیلہ بناتے ہیں، کہ جن کے لئے کسی یقین کرنے والے کا شرح صدر نہیں ہوتا، اور نہ کسی مومن کا سر اٹھتا ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث: ۸۰)

نواب وحید الزماں صاحبؒ کی شہادت

نواب وحید الزماں صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

غیر مقلدین کا گروہ جو اپنے تیئں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی

آزادی اختیار کی ہے، کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین کی اور نہ تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں، حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے، بعض عوام اہل حدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہل حدیث ہونے کیلئے کافی سمجھا ہے، باقی اور آداب وسنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں، غیبت جھوٹ افتراء سے بات کرتے ہیں، ائمہ مجتہدین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں، اپنے سوا، تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔

(لغات الحدیث:۲/۹۱ کتاب ش)

حقیت یہی ہے کہ غیر مقلدین نے توحید ورسالت اپنے لئے ہی خاص کر رکھی ہے وہ اپنے ماسواسب کو مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں اسی پر بس نہیں صاف طور پر ان کو جہنمی بتلاتے ہیں ان سے نکاح کرنا ناجائز قرار دیتے ہیں، غیر مقلدین کے ایک مشہور ومقتدر عالم ابوشکور عبد القادر حصاروی صاحب نے خاص اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی ہے ”سیاحة الجنان لمنا کحة اهل ایمان“ اس کتاب سے چند حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

حنفی گمراہ ہیں اور فرقۂ ناجیہ سے خارج ہیں
ان سے نکاح جائز نہیں

عبد القادر حصاروی صاحب لکھتے ہیں:

یہ امر روشن ہو چکا کہ حق مذہب اہل حدیث ہے اور باقی جھوٹے اور جہنمی ہیں تو اہل حدیثوں پر واجب ہے کہ ان تمام گمراہ فرقوں سے بچیں اور ان سے خلاملا

اختلاط میل جول دینی تعلقات نہ رکھیں یعنی باطل مذہب والوں کے پیچھے نمازیں نہ پڑھیں اوران کے جنازوں میں شامل نہ ہوں، ان سے سلام نہ لیں، ان سے مناکحت نہ کریں نہ ان کو اپنی لڑکیاں دیں، اور نہ ان سے لیں۔

(عبدالقادر حصاروی، سیاحۃ الجنان:۴)

آگے لکھتے ہیں:

مقلدین حنفیہ کے ہر دو فرقے دیوبندی اور بریلوی بلاشبہ گمراہ اور اہل حدیثوں جیسے مسلمان نہیں ہیں۔ (عبدالقادر حصاروی، سیاحۃ الجنان:۵)

ترک تقلید ارتداد کا سرچشمہ

غیر مقلدوں کے ایک عظیم رہنما اور پیشوا کی ہی شہادت ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح ترک تقلید کو کفر وارتداد کا ذریعہ قرار دے رہے ہیں۔

مشہور غیر مقلد عالم مولانا محمد حسین صاحب بٹالویؒ (المتوفی ۱۳۳۸ھ) فرماتے ہیں:

پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں، وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، کفر وارتداد وفسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں، مگر دینداروں کے بے دین ہوجانے کیلئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے گروہ اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہو جاتے ہیں۔ (انتہی بلفظہ رسالہ اشاعۃ السنۃ:۲رج۱۱، مطبوعہ ۱۸۸۸ء ماخوذ از خیر التنقید:۶)

ائمہ دین کی شان میں گستاخی کرنے والے کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا

حضرت مولانا ابراہیم صاحبؒ، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادیؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ''آپ ائمہ دین کا بہت ادب کرتے تھے، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصا امام ابوحنیفہؒ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا''۔ (تاریخ اہل حدیث، ص ۴۲۷)

امام ابوحنیفہؒ کی گستاخی کرنے والا مرتد ہوگیا

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ نے مولانا عبدالجبار غزنویؒ کی ولایت کا ایک واقعہ سنایا، وہ واقعہ یوں تھا کہ امرتسر میں ایک اہل حدیث مولوی امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے تھے، وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنویؒ سے پڑھا کرتے تھے، ایک بار مولوی عبدالعلی نے کہا کہ ابوحنیفہ سے تو میں اچھا ہوں اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں، اس بات کی اطلاع مولانا عبدالجبارؒ کو پہنچی، وہ بزرگوں کا نہایت ادب واحترام کیا کرتے تھے، انہوں نے یہ بات سنی تو ان کا چہرۂ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا، انہوں نے حکم دیا کہ اس نالائق (عبدالعلی) کو مدرسہ سے نکال دو، وہ طالب علم جب مدرسہ سے نکالا گیا تو مولانا عبدالجبارؒ نے فرمایا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص عنقریب مرتد ہو جائیگا، مفتی محمد حسنؒ راوی ہیں کہ ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ وہ شخص مرزائی ہوگیا، اورلوگوں نے اسے ذلیل کرکے مسجد سے نکال دیا، اس واقعہ کے بعد کسی نے مولانا سے سوال کیا کہ حضرت آپ کو کیسے علم ہوگیا تھا کہ وہ عنقریب کافر ہوجائیگا؟ فرمانے لگے: جس وقت

مجھے اس کی گستاخی کی اطلاع ملی اس وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی کہ ''جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں''۔ میری نظر میں امام ابوحنیفہؒ ولی تھے، جب اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی قیمتی چیز کو چھینتا ہے، اس لئے ایسے شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔ (داؤد غزنوی، ص، ۱۹۱)

حضرت مولانا محبوب احمد صاحب امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ: ''جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ امرتسر و گردونواح میں جس قدر مرتد عیسائی ہیں یہ پہلے غیر مقلد ہی تھے''۔

جماعت اہل حدیث کو امام ابوحنیفہؒ کی روحانی بددعا لگ گئی ہے

مشہور مؤرخ اسحاق بھٹی صاحب مولانا داؤد غزنوی مرحوم کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہل حدیث کی تنظیم سے متعلق گفتگو شروع ہوئی، بڑے دردناک لہجہ میں فرمایا: مولوی اسحاق! جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی روحانی بددعا لیکر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنیفہ ابوحنیفہ کہہ رہا ہے، کوئی بہت عزت کرتا ہے امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے، پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بڑا احسان کرے تو وہ سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطۂ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہوسکتی ہے؟''**یاغربة العلم!! انما اشکوبثی وحزنی الی اللّٰہ**''۔

(مولانا داؤد غزنوی، ص۱۳۶)

ایک موقع پر آپ نے فرمایا: دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہل حدیث حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں، بلاوجہ نہیں ہے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہورہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کرجاتے ہیں، یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(مولانا داؤد غزنوی:۸۷)

بطور نمونہ علمائے اہل حدیث کی یہ چند تحریریں ذکر کی گئی ہیں جس سے اس جماعت کی حقیقت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

خیرخواہانہ گذارش

اہل حدیث حضرات سے گذارش ہے کہ:

(۱)......اپنے حضرات علماء کی تحریروں میں غور کریں اور اپنے حالات پر بھی غور کریں کہ ان تحریروں کے مطابق ہیں یا نہیں؟۔

(۲)......اگر مطابق ہیں اور یقیناً ہیں تو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟۔

(۳)......اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو اس میں جلدی کریں معلوم نہیں کب موت کا فرشتہ آجائے اور فرصت کا وقت ختم ہوجائے، پھر حسرت وافسوس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۴)...... خدائے پاک کو حاضر وناظر جان کر تعصب سے ہٹ کر غور کریں کہ ’’پیپلی کھیڑہ‘‘ میں حضرات علماء کے ساتھ جو سلوک اور معاملہ کیا گیا وہ کس حد تک درست ہے۔

(۵)......کیا وہ قرآن وحدیث کے مطابق ہوا؟۔

(۶)......کیا رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مطابق ہوا؟۔

(۷)...... کیا کوئی انصاف پسند انسان اس ظالمانہ سلوک کی اجازت دے سکتا ہے؟۔

(۸)......کیا ایسا سلوک ومعاملہ کرنے والے اہل حق ہو سکتے ہیں؟۔

(۹)......جس جماعت کے بارے میں ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ حق پر نہیں اور ظالم ہیں تو کیا محض جماعتی عصبیت کی بنیاد پر اس جماعت کا ساتھ دیا جاسکتا ہے؟۔

(۱۰)......دل کی گہرائی سے سوچیں کہ:

(۱)......حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کرنے والی جماعت۔

(۲)......تمام محدثین، ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کو ناحق کہنے والی جماعت۔

(۳)...... تمام اولیاء اور مشائخ امت مقلدین کو کافر ومشرک کہنے والی جماعت حق پر ہوسکتی ہے؟۔

معلوم نہیں موت کب آجائے، موت کے بعد ہم سب کو اپنے خالق ومالک تعالیٰ شانہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، وہ دلوں کے چھپے بھیدوں اور رازوں کو جانتا ہے، اصلی، نقلی کو جانتا ہے، وہاں کسی کی چرب زبانی، کٹ حجتی، حیل وحجت کچھ کام نہیں آئیگی، ہمارا ایک ایک عمل اس کے سامنے پیش ہونا ہے، ہم تنہائیوں میں بیٹھ کر غور کریں اور اپنے دل سے معلوم کریں کہ کیا واقعی ہماری موجودہ زندگی خالق ومالک تعالیٰ شانہ کی مرضی کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو گروہی جماعتی، تعصب وعصبیت سے نکال کر اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے، اور اپنے حبیب پاک امام الانبیاء رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت اور سنت مبارک پر عمل کرنے اور سنتوں کو زندہ کرنے اور دنیا میں پھیلانے اور اس کیلئے اپنا سب جان ومال قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مراد ما نصیحت بود وکردیم
حوالت باخدا کردیم ورفتیم

اَللّٰھُمَ اَرِنَاالْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ
وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَاَرْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم. وتب علینا انک انت التواب الرحیم. بحرمت حبیبک سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا
ومولانا وحبیبنا محمد وآله
واصحابه اجمعین
الـی یـوم
الدین

○○○

محمد فاروق غفرلہ

خادم جامعہ محمودیہ علی پور، ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یو، پی
۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ